97
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

مصباح

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دار الامان سے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ — ایڈیٹر — نمبر ۸

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے — بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی ماںؑ کی تمنّا

ہر ایک احمدی ماں کی یہ دلی تمنّا ہوتی ہے کہ اس کا بچہ احمدیت کا درخشندہ ستارا، جانباز سپاہی اور سرگرم ممبر بنے۔ میرے بڑے لڑکے سلطان صلاح الدین سلمہ نے امسال قادیان سے انٹرنس پاس کیا ہے۔ اور وہ واقفِ زندگی بھی ہے۔ انہی جذبات کے ماتحت ذیل میں اُسے مخاطب کیا ہے۔ (شمیم از بریلی)

(۱)

ماں کی تمناؤں کے گل!
اے میری دنیا کے کنول
تُو ہے مرا شیریں پھل
تُو اے سکونِ جان و دل
اے لختِ دل نورِ بصر!
اے راحتِ قلب و جگر
تجھ پر فدا لعل و گہر!
پھُولے پھلے شام و سحر

(۲)

سُن اے جگر پارے میرے
نازوں سے پالا ہے تجھے
اک دن تو اپنے خون سے
سرشار بن تبلیغ سے
سُن! اے نہالِ آرزو
اس واسطے اے ماہرو
مِلّت کی سینچے آبرو
پھیلے تُو بنکر مشک و بو

(۳)

میری امنگوں کے چمن
بڑھ کر بنے فخرِ وطن!
مِلّت کا میری! جانِ من
بازو ترے باطل شکن
اے حاصلِ صد مُدعا
حامی ہو تیرا خود خدا
بن جائے خالدؓ دُوسرا
توڑیں عدو کا غلغلہ

(۴)

ہیں کچھ ارادے حوصلے
کچھ ہیں تڑپتے ولولے
ہیں کچھ سنہرے نقش سے
ہمت کے بالکل سامنے
جو گلشنِ شاداب ہیں
سینے میں جو بیتاب ہیں
آنکھوں میں جو بیخواب ہیں
یہ گوہرِ نایاب ہیں

(۵)

اے میرے دل کی چاندنی
کوہِ وقارِ زندگی
کارِ عمل کی پختگی!
طوفاں شکن ہمت تری
کر عزم اپنا مستقل!
پُر جوش ہو رُوحِ عمل
کر دے ارادوں کو اٹل
بنیادِ باطل جائے ہِل

(۶)

ظلمت فشاں ہے یہ جہاں
ہر سُو ہیں شعلہ زائیاں
تیرے ہی ہیں کون و مکاں
مقصد ہے یہ اے جانِ جاں
تُو جلوۂ صد طُور بن
اس نار میں تُو نُور بن
تُو ہمسر فغفور بن
ہر علم سے معمور بن!

(۷)

شعلہ بداماں بن کے جا
تُو برق آسا کوند جا
تبلیغ کے جوہر دکھا
ہاں ابرِ رحمت بنکے چھا
ظلمت سرائے دہر پر
ہر ملک پر، ہر شہر پر
دنیا کے برّ و بحر پر
ہر برج پر ہر [illegible] پر

(۸)

باطل کے نرغے میں گھرا
کیا دیکھ سکتے ہیں بھلا؟
باطل کو کرنا ہی فنا!
اُٹھ تیرا ناصر ہو خدا
اے جانِ من! اسلام ہے
'خدام'[1] جن کا نام ہے
ار[illegible] جن کا کام ہے
رحمان جس کا نام ہے

[1] عزیز خدام الاحمدیہ کا ممبر بھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادہ زندگی ــــ اور ــــ احمدی خواتین

آسمان صاف تھا۔ چاند اور ستارے چمک رہے تھے کہ دفعتہً شب ماہ نے رنگ بدلا۔ اور ابر کی سیاہ نقاب رخ روشن پر ڈالی۔ تین بجے ہوں گے۔ کہ پانی برسنا شروع ہوُا۔ اور میرا پرواز تخیل مجھے سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف لے گیا۔ آہ وہ میری کلاس فیلو رہ چکی تھیں۔ اسلئے ان کی زندگی کا ایک ایک ورق یکے بعد دیگرے پردۂ قلم کی متحرک تصاویر کی طرح آنکھوں کے سامنے سے گذرنے لگا۔ جہاں مرحومہ اخلاق فاضلہ اور کامل فرمانبرداری کا مجسمہ تھیں۔ سو وہاں ان کے اندر سادگی کی صفت بھی پائی جاتی تھی۔ اسی لئے آج میرے مضمون کا عنوان سادہ زندگی ہے۔

امتِ وسط۔ شہداء علی الناس کہلانیوالی قوم آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی مصداق اور ایک خشن پوش قوم کی جانشین بننے والی جماعت کی زندگی نہایت ہی سادہ ہونی چاہیئے۔ دنیا کی دلفریب مگر عارضی تجمل و شان کی قدر اسکی آنکھوں میں پرکاہ کے برابر بھی ہو۔ تو افسوس کا مقام ہے۔ یہ دولت، یہ مال ومنال، یہ حشمت اور جاہ وجلال کچھ شک نہیں کہ اچھی چیز ہیں۔ مگر اذا رایت ثم رایت نعیما و ملکا کبیرا۔ پر ایمان رکھنے والے گروہ کے دل میں اگر دین کے مقابلہ میں ذرہ بھی اس کی عظمت ہو۔ اگر کچھ بھی اسکی ناجائز محبت ہو۔ تو یہ حال موجب اندوہ و ملال ہوگا۔ دو جہان کا بادشاہ جس کے نام نامی میں تیرہ سو برس گذرنے پر بھی یہ حیرت انگیز اثر باقی ہے، کہ بڑے بڑے پر سطوت و شوکت شہنشاہانِ زمن اس کا نام لینے پر تختوں سے اتنا اپنے لئے موجب فخر و مباہات بلکہ ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ اور جس کی ابدی سلطنت اور آسمانی بادشاہت کا نقارہ تمام اسلامی دنیا میں بج رہا ہے۔ اور جس کی شان میں لولاک لما خلقت الافلاک فرما کر خالق پاک نے فیصلہ فرما دیا کہ یہ سب کچھ اسی ذات بابرکات کے طفیل منصۂ شہود پر آیا۔ اور جسکے تاج زریں میں الفقر فخری کا تمام جہان کی نظروں میں چکا چوند لانیوالا درخشندہ ہیرہ جلوہ گر ہے۔ جب ہم اس کی زندگی کے حالات پڑھتے ہیں تو محو حیرت ہو جاتے ہیں۔ بخاری میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چھلنی نہیں دیکھی۔ یہانتک کہ وفات پائی۔ راوی سے پوچھا گیا کہ بن چھنے جو کس طرح کھاتے تھے۔ جواب دیا۔ ہم پیستے اور پھونک لیتے۔ جو اڑ جاتا، اڑ جاتا۔ اور جو باقی بچتا گوندھ لیتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک ایک مہینہ گذر جاتا تھا مگر ہمارے مطبخ میں آگ نہیں جلتی تھی۔ بس کھجور اور پانی، ہاں کسی دن گوشت آجاتا تو خیر۔ پھر یہ کہ اہل بیت کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات تک یہ حال تھا کہ انہوں نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ اب ذرا لباس کی کیفیت سُنیئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک چادر جسے پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور ایک موٹا تہ بند دکھایا۔ اور کہا کہ ان دونوں میں رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وفات پائی تھی۔

بہنو! خدارا ذرا غور کرو۔ ہم جو اس سرکار کی غلامی موجب عزت و شرف جانتی۔ اور اس کی پاک زندگی کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانتی ہیں۔ اگر باوجود قلیل آمدنی ہونے کے ہمارے ناشتہ کا خرچ ہی دس آنے روزانہ ہو۔ یا ہم اپنے لباس کو نامکمل سمجھیں۔ جب تک ہر موسم کے لئے دس پندرہ جوڑے نہ ہوں۔ تو کس قدر افسوس کا مقام ہوگا۔ کیا اس صورت میں ہم صحیح معنوں میں اس خشن پوش قوم کی جانشین ہو سکتی ہیں۔ جس کے پاک افراد کے حالات حیرت انگیز ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ایک جماعت رہتی تھی جسے اصحاب الصفہ کہتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ ان کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ۷۰ آدمی تھے۔ مگر چادر کسی کے پاس بھی نہ تھی۔ بس تہ بند یا کملی۔ وہ بچارے اسی کو صبر و شکر سے استعمال میں لاتے، اور وہ بھی نصف پنڈلی تک کپڑا پہنچتا تھا۔ پھر اس ڈر سے کہ ستر نہ کھلے، وہ اپنے ہاتھ سے کپڑا سمیٹے رہتے تھے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ تو فقراء کا ایک گروہ تھا۔ جن کا کام صرف مسجد میں بیٹھ کر قرآن یاد کرنا تھا۔ تو میں بتاتی ہوں کہ یہ صحیح نہیں۔ فارس، روم، مصر اور شام کے فاتحین بھی اسی قسم کا لباس رکھتے تھے۔ اور اپنے معمولی لباس کے ساتھ شاہی دربار میں اس جرأت اور دلیری کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے۔ سب سے بڑے فاتح تو ہمارے آقا، ہمارے ہادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ میں ایکدن حاضر ہوا آپؐ ایک کھجور کے بوریئے پر لیٹے ہوئے تھے۔ جس کے نشان آپؐ کے جسم مبارک پر لگ رہے تھے۔ عرض کیا کہ حضور دُعا فرمائیں کہ کشائش حاصل ہو۔ اہل فارس و روم کیا کیا سامان رکھتے ہیں حالانکہ وہ خدا کے پرستار نہیں۔ آپؐ نے کیا عجیب جواب دیا۔ فرمایا۔ کیا تو راضی نہیں کہ ان کے لئے دنیا ہو۔ جو فانی ہے اور تمہارے لئے آخرت ہو جو ابدی ہے۔ پھر اسی پاک رسولؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام حضرت عمرؓ جب بیت المقدس کے قلعہ کی چابیاں رومی بطریق کی استدعا و التجا کے مطابق اپنے دست مبارک میں لینے کے لئے گئے۔ تو کیا آپ جانتی ہیں۔ وہ شام اور فارس کا فاتح شاہِ عرب، جانشین مصطفےٰؐ کس ساز و سامان کے ساتھ روانہ ہوا۔ سُنئے میں بتاتی ہوں۔ ایک تھیلی ستو کی بھرلی۔ ایک کھجور کی۔ اور ایک برتن لکڑی کا لے لیا۔ اور ایک مشکیزہ پانی پینے کا۔ اپنے ہمراہ ایک غلام لیا۔ اور اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ ہر منزل کا نصف رستہ خود اونٹ پر سوار ہوتے۔ اور نصف غلام کو چڑھاتے۔ اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کی۔ کہ بیت المقدس کے قریب غلام اونٹ پر سوار ہے اور آپ نکیل پکڑے جا رہے ہیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے درخواست کی۔ کہ آپکا لباس پھٹا ہوا ہے اور پیوند لگے ہیں۔ ذرا تبدیل فرمالیں۔ اور گھوڑے پر سوار ہولیں۔ آپنے ان کی خاطر سے منظور فرمالیا مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنا وہی پُرانا اور بوسیدہ پیراہن زیب تن کر لیا۔ اور فرمایا۔ لاؤ میرا اُونٹ۔ باوجود اس سادگی کے لوگ آپکے رعب اور ہیبت سے کانپتے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ شان و شوکت اور رعب و ہیبت کوئی زرق برق لباس پر منحصر نہیں۔ بلکہ یہ اللہ کا عطیہ ہے جسے چاہے دے۔

پھر ایک نیک دل خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کا واقعہ بھی آپنے سُنا ہوگا۔ عید کا دن ہے۔ بیوی کہتی ہے۔ آج تو بچوں کو نئے کپڑے پہناؤ۔ آپ فرماتے ہیں۔ میری تنخواہ میں گنجائش نہیں۔ اگر کل تک زندہ رہنے کی ضمانت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے سکتی ہو۔ تو کل کا وظیفہ آج نکلوا سکتا ہوں۔ بایں ہمہ ان کے رعب میں کوئی فرق نہ آیا۔ سن لیا آپ نے یہ تھے آپ کے اسلاف۔ اب ہم جو ان کے اخلاف ہیں۔ ہمارے لئے خود ہی انصاف سے کہو۔ یہ ضروری ہے یا نہیں؟ کہ ہم اپنے نمونہ سے تمام اقوام عالم کو جو زینت الحیاۃ الدنیا پر مر رہی ہیں۔ بتائیں کہ حقیقی راحت، ابدی آرام اور سچی کامیابی ایمان وعمل صالح پر ہے نہ کہ فوق البھڑک لباس پر۔ نہ زبان کو چٹخارے دلانیوالے کھانے پر۔ نہ ضرورت سے زائد اسباب پر۔ اگر ہم دو جوڑے کپڑوں میں اپنی زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ تو کیا ضرورت ہے کہ دس پندرہ جوڑے بنائیں۔ اگر ایک معمولی جوتا ہمارے پاؤں کو بے خطر چلنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ تو کیوں خواہ مخواہ قیمتی جوتے پہنیں۔ میری بہنو! اپنے اسلاف کے کارنامے دیکھو۔ اور پھر ان کی سادہ زندگی پر نظر کرو۔ اور اپنے اندر بھی یہی اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ (نصیرہ نزہت درجہ ثالثہ)

ایک خاتون کی کامیابی

میری خالہ مس رفیق النساء بیگم صاحبہ بنت خان بہادر سید رحم حسین صاحب ڈی ایس پی ریٹائرڈ سپیشل مجسٹریٹ اسسٹنٹ کلکٹر بلند شہر (یو۔پی) جو غیر احمدی ہیں مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعاؤں کیلئے برابر خطوط بھیجتی رہتی ہیں۔ انکو حضور کی دعاؤں کے طفیل اس سال شاندار کامیابی ہوئی ہے یعنی آپ اس سال فسٹ ڈویژن میں گورنمنٹ نارمل گرلز سکول میرٹھ سے پاس ہوئی ہیں۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ آپنے ایک سال کے لئے مصباح جاری کرنے کی رقم بھی اس خوشی میں بھیجی ہے۔ بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(محمد مطیع اللہ قریشی بلند شہر (یو۔پی)

کفر و اسلام کا مقابلہ

دنیا میں جس طرف نظر اٹھاؤ۔ مکر و دغا اور فریب کے نظارے نظر آرہے تھے۔ گناہ اور ظلم کے اندھیروں نے دنیا کے ہر چہار کونوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ابلیس خوش تھا کہ آج پھر اس کی دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔ اور اسکے خیال باطل میں آج پھر دنیا اس کا سکہ مانتے ہوئے تھی۔ وہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھا۔ اس نے مغرب کی طرف منہ پھیرا اور اشرف المخلوقات کو تہذیب کے نام پر گناہ اور عیاشی میں بڑھتے دیکھا۔ وہ مسکرایا اور کافی دیر تک اس نظارہ سے محظوظ ہوتا رہا۔ پھر اس نے مشرق کی طرف نظر کی اور آدم کی اولاد کو نہایت ہی گری ہوئی حالت میں دیکھا۔ خدا کے نام لیواؤں کی اولاد میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بظاہر محبت رکھنے والے اور اس کے نام کے علمبردار قبروں کو سجدہ کر رہے تھے۔ نماز روزہ ان کے دلوں سے محو ہو چکا تھا۔ پستی اور ضلالت انکو گھیرے ہوئے تھی۔ ابلیس خوب زور سے ہنسا اور کہنے لگا۔ آج انتقام پورا ہوتا نظر آرہا ہے۔ ان کے دل سیاہ ہیں۔ ان کے دماغ خدا اور اس کے رسول کے عشق سے خالی۔ اور یہی میرا مقصد تھا۔ پھر اس نے سمندر کی طرف نظر کی۔ دجالی گروہ کو انجیل بغل میں دبائے دوسرے ملکوں کیطرف جاتے دیکھا۔ جہاں لوگ تحریف شدہ انجیل کی وجہ سے اور زیادہ گناہوں میں بڑھتے۔ ابلیس خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اور دیر تک ان نظاروں کو دیکھتا اور خوش ہوتا رہا۔

آج پھر ابلیس اسی خوشی میں ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر

چڑھا۔ یورپ میں وہی سیاہ کاریاں جاری تھیں۔ اس نے خوب نظرِ غور سے ہر چیز کو دیکھا۔ اور مطمئن ہو کر مشرق کی طرف نظر کی۔ حالات وہی تھے۔ لیکن ——— ناگاہ گناہوں کے اندھیروں میں، عیاشیوں کی ضلالت میں اور مکر و فریب کی سیاہ دنیا میں دُور بہت دُور مشرق کی طرف ایک ٹمٹماتی ہوئی شمع اس کو نظر آئی۔ ابلیس کانپ گیا۔ گھور کر اور آنکھیں مل مل کر اس نے دیکھنا شروع کیا۔ لیکن نہیں یہ تو اس روشنی کی چمک تھی جو آج سے تیرہ سو سال قبل غارِ حرا میں اسے نظر آئی تھی ابلیس دم بخود ہو گیا۔ خیالات پراگندہ ہو گئے۔ اٹھنے کی سکت نہ رہی خاموش اس روشنی کو گھورتا رہا۔ آخر ہمت کر کے اٹھا۔ مغرب کی طرف نظر کی اور وہاں سے مطمئن ہو کر اس روشنی کیطرف بڑھا۔

ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں دنیا کے شور و غل سے الگ ایک بزرگ کو اس نے بیٹھے دیکھا۔ اس کی روشن اور چمکدار پیشانی سے ہلکا ہلکا نور نکل رہا تھا۔ وہ ایک کتاب پر جھکا ہوا تھا۔ ابلیس آگے بڑھا۔ اور کتاب کی طرف نظر کی۔ قرآن۔ ایک زور کا دھکا اسے لگا۔ اور وہ کوٹھڑی سے باہر تھا۔

یہ روشنی اب دن بدن بڑھتی گئی۔ اسلامی دنیا میں اس مردِ باصفا کے چرچے ہونے لگے۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب ہماری ڈوبتی ناؤ کو اگر کوئی بچلے گا۔ تو یہی۔ ابلیس کو اب بھلا چین کہاں۔ وہ تھا اور اس کی شیطانی تدابیر۔ اچانک اس پُرنور رُوح نے اعلان کیا۔ کہ خوش ہو جاؤ۔ آج خدا کے وعدے پورے ہوئے۔ اور اس نے تمہارے فائدہ کے لئے۔ تمہاری آسائش کے لئے۔ اور تمہاری خواہش کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا۔

اب ابلیس کو سمجھ آگئی۔ کہ وہ روشنی کیا تھی۔ اور اس کا مقصد کیا۔ پورے جوش سے اٹھا۔ اور ساری دنیا کو اس کی مخالفت میں لگا دیا۔ تاکہ کسی طرح یہ نورِ نبوت کی روشنی بجھنے میں آ جائے۔ دوست اس کے مخالف ہوئے۔ اپنوں نے حامی نہ بھری۔ مسلمانوں نے مذمت کی۔ ہندوؤں نے مذاق اڑایا۔ حکام نے اپنا زور لگایا۔ قتل کے مقدمے اس پر ہوئے۔ جھوٹے دعوے اس پہ کئے گئے۔ کفر کے فتوے لگائے گئے۔ لیکن وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم رہا۔ نہ آفات کی آندھیوں نے اس پر اثر کیا۔ اور نہ مصائب کے پہاڑوں نے۔ یہ روشنی دن بدن بڑھتی گئی۔ جس پر دُور دُور سے پروانے آکر نثار ہونے لگے۔ ابلیس نے بھی اپنی کوششوں کو جاری رکھا۔ گو وہ دیکھ چکا تھا۔ کہ فتح ایک بار بھی نہیں ہوئی۔ ہر الہام پر اس نے مذاق اڑایا۔ آتھم کی پیشگوئی پر شادیانے بجائے۔ اور اس طرح مکّاری سے اپنی مخالفت کو جاری رکھا۔

مگر آخر وہ وقت آپہنچا۔ جب خدا کے اس فرستادہ نے دنیا میں اپنے کام کو ختم کیا۔ جبکہ اس کی روشنی دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکی تھی۔ بظاہر ابلیس نے خوشیاں منائیں۔ لیکن وہ دل میں خائف تھا۔ اور خدا کی تقدیر سے ناواقف۔ کہ اب اس کی قدرتِ ثانیہ اس درخت کو بڑھاتے بڑھاتے ساری دنیا کو سمیٹ کر اس کے نیچے لے آئے گی۔ لیکن وہ پھر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتا۔ نت نئے سوانگ بھرتا ہے۔ اور اس روشنی کو بجھانے میں مصروف ہے۔ لیکن کیا کبھی الٰہی جماعتیں بھی اس سے مرعوب ہوا کرتی ہیں؟

(محمودہ ثروت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرد و عورت! ایک گاڑی کے دو۲ پہئے ہیں

یہ ایک پرانی مثال ہے اور سولہ آنے درست، کہ مرد و عورت ایک گاڑی کے دو۲ پہئے ہیں۔ مگر اس وقت زیرِ بحث اہلی زندگی ہے۔

بیوی کا فرض ہے۔ کہ شوہر کے آرام و راحت، احساس و جذبات کا خیال رکھے۔ اس کی کمائی کا، اس کی عزّت و ناموس کا بال بچوں کا۔

اسی طرح شوہر پر بیوی کے حقوق ہیں۔ یکطرفہ ڈگری کسی کو نہیں ملی۔ یعنی یہ نہیں کہ بیوی کے متعلق کڑی ذمہ واریاں مگر شوہر اپنی مرضی کا مالک۔ چاہے تو بیوی سے اچھا سلوک کرے۔ اور چاہے تو نہ کرے۔ ایسا ہرگز نہیں۔

اس علم و یقین کے بعد کہ ہم دونوں معاہدے کی ایک زبردست زنجیر میں جو دیدہ زیب بھی ہے۔ اور امن و امان کی حامل بھی، منسلک کر دیئے گئے ہیں۔ اور اب ہم نے ایک بھاری فرض کو سرانجام دینا ہے۔ زندگی کو کامیاب اور قابلِ قدر بنانا ہے۔ اور ہماری یک جائیگی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خوش اخلاقی، محبت، چشم پوشی، درگذر اور تحمل سے کام لیں۔ کیونکہ اس طرح وہ تمام کام بخوبی نکل سکینگے۔ جن کو آپ جبر و تشدد سے نکالنا چاہتے ہیں۔ جان لیں!! کہ حوا کی بیٹیوں کا مقصدِ تخلیق ہی آپ سے محبت کرنا، آپ کا غمگسار بننا، اور آپ کی دلجوئی کرنا ہے۔ آپ کا جواب محبت اور حسنِ سلوک بے حد مفید اور باعثِ طمانیت ہوگا۔ سختی کی ضرورت ہی کیا؟ لاریب! وہ آپ کے گھر کی مالکہ ہے۔ آپ کی رفیق! اور آپ کے بچّوں کی ماں۔ اتنی اہم ذمہ واریوں کے ہوتے ہوئے، اگر آپ اس پر اچھا اعتماد نہ رکھیں۔ حسن ظن سے کام نہ لیں۔ اور کج اخلاقی کے مرتکب ہوں۔ تو کتنی افسوسناک بات ہے۔ اور آپ کے خلاف شان بھی۔

بیوی کے احساسات کے نازک ترین پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے۔ اس کے متعلق اپنے خیالات سلجھے ہوئے اور رائے صاف رکھیں۔ معمولی آویزشوں یا رنجشوں کو باعثِ کدورت بنا کر نہ نشین نہ ہونے دیں۔ بلکہ جلد از جلد ایسے تاثرات زائل کر دینے چاہئیں۔ فریقین اگر ایک دوسرے کی طرف سے اپنے ملال کو جلد زائل کر دینے کی بجائے گرہ دے رکھیں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اس کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا۔

شباب سے شیب تک حسب مقدور بیوی کی زیبائشوں کا جو میانہ روی کے اندر ہوں، خیال رکھنا بھی شوہر کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عورت! فطرتاً شوہر سے نگاہِ مہر کی متمنی ہوتی ہے۔ اس کے فرائض کی تمام کلفتوں کی قیمت شوہر کی نگاہِ محبت ہے۔ مگر افسوس کہ مرد اس کا بہت کم خیال کرتے ہیں۔ شائد وہ عورت کو اس جذبے سے خالی اور معرا سمجھتے ہیں؟؟

اسی لئے ان کے جبین پر اکثر گھر میں داخل ہوتے ہی بیشمار شکن نمودار ہو جاتے ہیں۔ جن کو خانگی کوفتوں کے بعد دیکھ کر بیوی کا سراسیمہ ہو جانا لازمی ہے۔ اور شکستہ دلی کا بھی باعث، پھر! دل شکستہ انسان دینی، ملّی، وطنی اور خانگی امور میں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپی لے سکتا ہے، اور کیا لے گا۔

کیا یہ سچ ہے، کہ عورت کو مرد محبت کے پاک جذبے سے خالی سمجھتے ہیں؟؟ حالانکہ ہر عورت شوہر کی محبت کو اپنی زندگی کا جزوِ لاینفک سمجھتی ہے۔ اور اپنی فطری نزاکت کے سبب اس امر کی بیحد ضرور تمند ہے کہ آپ بھی اس سے محبت کریں۔ وہ ہر قربانی اور ایثار جو کر سکتی ہے کرتی ہے۔ اپنا تمام سرمایۂ حیات اس سودے میں لگانے پر تلی رہتی ہے۔ کاش شوہر بھی اسے پسند کرتے۔ اور جنسِ محبت کو محبت کی قیمت پر خرید لینے میں انہیں پس و پیش نہ ہوتا؟ شوہر کی کم نگاہی اور بے التفاتی عورت کے لئے بیحد جاں گسل اور ناقابلِ برداشت سانحہ ہے۔ وہ امیر ہے، مگر شوہر کی محبت سے محروم۔ تو وہ دولت اس کے لئے محض بیکار! وہ فقیری میں ہے! تو فقیری بالکل بے حقیقت ہے۔ اگر وہ شوہر کی محبت سے مالامال ہے۔ یہی اس کی روح کی غذا ہے۔ اور سچ پوچھو تو یہی اس کی بیشمار قربانیوں اور ان تھک محنتوں کا حقیقی معاوضہ! اگر وہ اس معاوضے سے محروم ہے۔ تو پھر وہ دل شکستہ اور مایوسیوں کی رہین منت ہو کر واقعی عضو معطل ہو کر رہ جائے گی۔ اور قوم و ملک کے لئے بار! لیکن اس کے ذمہ وار آپ ہونگے۔ اسلئے کہ آپ ہی اس کی ٹھوکر کا موجب ہوئے۔ اس سے اچھا سلوک کرتے۔ اس کی ہمتوں کو استوار رکھنے میں مدد دیتے۔ اس کا دل توڑنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ تو نتائج نہایت خوشگوار ہوتے۔ مومن کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال و کردار کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ اور محاسبہ رکھتا ہے۔

پس میں عرض کروں گی۔ کہ مردوں کو اپنی بیویوں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی انصاف و محبت کے جذبات کے ساتھ جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ آپ کا یہ فعل بھی آپ کی عبادت میں شمار ہوگا۔ خلوصِ نیت سے بطور رائے گذارش ہے۔ تاکہ آپ کے فضائل میں ایک اور بہترین برتری کا اضافہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے سمجھنے کی توفیق دے کہ وہ خاردار زندگی میں الجھنے سے پہلے ہی سنبھل جائے۔ اور اپنی زندگی کو بے کیف ہونے سے بچا کر صحیح معنوں میں زندگی بنانے کے لئے صحیح اصول کا تتبع کرے۔

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم از برما)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صنفِ نازک پر احسانات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل عورت کی کچھ حقیقت نہ سمجھی جاتی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو جاتی۔ تو وہ اس طرح سمجھتے تھے کہ گویا انکے ہاں سانپ پیدا ہو گیا ہے۔ یہانتک کہ باپ اپنی لڑکی کو خود اپنے ہاتھوں زندہ درگور کر دیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا کہ جب میں ایمان نہیں لایا تھا۔ میری بیوی کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ مجھے کسی ضروری کام کے لئے باہر جانا پڑا۔ جب میں دس سال کے بعد گھر واپس آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ ایک دس سالہ لڑکی صحن میں کھیل رہی ہے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھکر میری بیوی نے اسے اپنی بہن کے ہاں بھیجدیا۔ اس کے چلے جانے کے بعد میں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون تھی۔ نہ معلوم کیوں میرے دل میں اس کے متعلق محبت اور شفقت پیدا ہو رہی ہے۔ اس نے بتایا کہ آپ کے چلے جانے کے بعد یہ لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اب یہ دس سال کی ہو گئی ہے۔ میں نے کہا۔ جبھی میرے دل میں اس کے متعلق شفقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہو رہی تھی۔ اسی طرح ہوتے ہوتے کئی دن گذر گئے۔ آخر ایک دن مَیں مٹھائی کے بہانے اس کو باہر لے گیا۔ اور میں پہلے ہی وہاں ایک گڑھا کھود آیا تھا۔ اور گڑھے کے قریب لے جا کر مَیں نے اُسے اس میں کھڑا ہونے کے لئے کہا۔ وہ اس میں کھڑی نہ ہوتی تھی۔ مَیں نے زبردستی اس کو گڑھے میں دھکیل دیا۔ اور اوپر مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ اُف توبہ، وہ لڑکی کس قدر چلائی، اور کہنے لگی۔ ہائے ابا۔ میرا سانس رُک رہا ہے۔ ہائے میرا کیا قصور ہے۔ تم تو مجھے یہ کہہ کر لائے تھے۔ کہ مَیں تمہیں مٹھائی کھلاؤں گا۔ اور مجھے اس طرح مار رہے ہو۔ یا رسول اللہ اب تک وہ آوازیں میرے کان میں آ رہی ہیں۔ اور میرا دل پاش پاش ہو رہا ہے +

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ عرب لوگ عورت کو کس قدر ذلیل سمجھتے تھے۔ اسی طرح عورت کو ورثہ بالکل نہ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی کے لڑکا نہ ہوتا۔ تو جائیداد دوسرے لوگ لے جاتے۔ اور لڑکیاں اور عورتیں بالکل ورثے سے محروم رہتیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر دختر کشی کی رسم کو موقوف کر دیا۔ اور اسے گناہ عظیم قرار دیا۔ اسی طرح عورت کو ورثہ میں حقدار قرار دیا۔ اور اس طرح عورت کی بڑی قدر کی۔ دختر کشی کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:۔

؎ رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

(ناصرہ ثریا دینیات کلاس درجہ اولیٰ)

محبّتِ الٰہی

دنیا میں ہر ایک چیز ناپائیدار اور فانی ہے۔ اگر بقا ہے تو صرف خدائے لازوال کی ذات والاصفات کو۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ دنیاوی کاروبار چند روزہ اور سب کارخانہ عالم فانی ہے لیکن ہمارے خدا کو نہ فنا ہے اور نہ وہ کسی کے ساتھ بے وفائی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

؎ واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
سُورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

پس چاہیئے کہ ہم خدا سے دل لگائیں۔ اور اس زندہ خدا سے بے انتہا محبت رکھیں۔ دیکھو اگر ہمیں اپنے والدین سے محبت ہے۔ تو وہ چند روزہ ہے۔ اگر بھائیوں سے محبت ہے۔ تو وہ کتنے دن۔ اگر اولاد سے محبت ہے تو وہ فانی۔ اگر خاوند اور دُوسرے رشتہ داروں سے محبت ہے تو وہ کتنے دن کیلئے۔ آخر ان سب کو فنا ہے۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کو اپنی کامل محبت کا مرکز بنائیں۔ اور اپنے دل میں اس کی محبت کو جاگزیں کر لیں۔ تو سمجھیئے کہ ہم نے دنیا کو فتح کر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ سے رسمی طور پر محبت کرنا کوئی بڑا کام نہیں اور نہ اس محبت کا کوئی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ محبت وہی نتیجہ خیز ہوتی ہے جسکی بنیاد عشق صادق پر ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

؎ خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ والذین اٰمنوا اشد

حُبّاً للّٰہ۔ یعنی ایماندار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا۔ یعنی خدا کو ایسا یاد کرو۔ جیسا تم اپنے والدین کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی محبت کا خوب دلکش نقشہ کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:- ؎

مجھے اس یار سے پیوندِ جاں ہے ۔ وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے ۔ محبت کا تو اک دریا رواں ہے

پس خدا سے محبت کرو۔ اور اسی کو اپنا ملجاو ماویٰ قرار دو۔ کیونکہ تمام نجات اسی میں ہے۔

(مطلوبہ خاتون زہرہ آف میرٹھ حال قادیان)

عیب چینی کی قبیح عادت

لڑکیوں اور خصوصاً عورتوں میں یہ عیب کثرت سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی لگائی بجھائی سے باز نہیں رہتیں۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ عیب بہت سے فسادوں کا منبع ہوتا ہے۔ عام طور پر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بے دھڑک کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں ایسی ہے اور فلاں ویسی۔ ہوتے ہوتے وہ بات اس عورت تک بھی جا پہنچتی ہے۔ اور اس طرح کینہ دلوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ تعلیمیافتہ طبقہ بھی اس عیب سے خالی نظر نہیں آتا۔ کم از کم یہ تو چاہیئے۔ کہ اپنی خاص جان پہچان اور ملنے جلنے والیوں کے احساسات کا خیال رکھا جائے۔ اور اگر ان میں کوئی عیب بھی ہے۔ تو اس سے چشم پوشی اختیار کی جائے۔ نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں کی مثال تو آپ نے سنی ہوگی۔ چنانچہ جب کوئی کسی کے عیوب دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے۔ تو ناممکن ہے۔ کہ وہ باتیں اس تک نہ پہنچ سکیں۔ اور اس کا دل نہ دکھے۔ اور دل دکھانا تو ایک ایسا فعل ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اخلاقی گناہ دو چار ہوں تو ہوں۔ خصوصاً سہیلیوں سے ایسا سلوک تو ناقابلِ تلافی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

خیالِ خاطرِ احباب چاہیئے ہر دم
انیسؔ ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

ہمیں کم از کم یہ تو دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم جو دوسروں کے عیوب بیان کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے افعال پر نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ کیا ہم ایسے کامل ہیں۔ کہ ہمارا ہر کام دوسروں سے خراجِ تحسین وصول کر کے رہتا ہے۔ نیکیوں کے مدارج میں قرآن شریف سب سے پہلا درجہ عدل بتاتا ہے یعنی جس طرح کوئی ہم سے سلوک کرے، ویسا ہی سلوک اس سے کیا جائے۔ اس ضمن میں اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہمارے متعلق اچھا ہو تو پھر ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ دوسروں کے متعلق اچھا خیال رکھیں اگر نیکیوں کے پہلے درجہ ہی میں ہم ناکام رہے تو آگے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ ایک کی بات دوسروں کو بتانے کی عادت بھی عورتوں میں بہت ہوتی ہے۔ مردوں میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان کو آپس میں بار بار ملنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ لیکن عورتوں کے حالات اس سے مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب ہم دیر سے اپنی سہیلیوں وغیرہ سے ملیں۔ تو دوسروں کے دکھڑے لے بیٹھیں۔ ہمیں اپنے اخلاق کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کی فضول باتوں سے بچنا چاہیئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرماتے ہیں ؎

خیر اندیشئ احباب رہے مدنظر ✦ عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے گذشتہ دنوں نصرت گرلز ہائی سکول میں ایک تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کے بعض حالات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا۔ حضورؑ کی صحبت سے جو باتیں ہم نے اخذ کیں۔ اور جو رُوحانی سبق ہم نے حاصل کئے۔ اُن میں سے ایک نمایاں بات دُعا کی قبولیت ہے حضورؑ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی نعمت اس سے بڑھ کر نہیں کہ انسان دُعا کی طرف متوجہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنے مقاصد کیلئے دلی توجہ کے ساتھ دُعا کرتا رہے۔ حضور فرماتے کہ ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ بخل کرنا ناجائز ہے۔ لیکن اگر بخل جائز ہوتا۔ تو مَیں دُعا کے متعلق کرتا۔ حضورؑ فرماتے۔ کہ خدا تعالیٰ کو آزمانا نہیں چاہیئے۔ کہ انسان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ رہے اور کہے کہ خدا خود کام کر دے گا۔ مَیں کیا کروں۔

حضورؑ یہ بھی فرمایا کرتے۔ کہ زیادہ تر اپنی زبان میں انسان کو دُعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب انسان اپنی زبان میں دُعا کرتا ہے۔ تو اس کی اور ہی کیفیت ہوتی ہے۔ عام مسلمان ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں۔ مگر حضور ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ آپؑ اکثر نماز کے اندر دُعا فرماتے۔ ہاں جب خاص ضرورت ہوتی۔ تو ہاتھ اٹھا کر بھی دُعا کر لیتے۔ فرماتے کہ اگر انسان تسبیح و تحمید کرے۔ درود شریف پڑھے۔ اور پھر دُعا کرے۔ تو وہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔ ایک دفعہ مَیں بہت بیمار ہو گیا۔ میری بیوی نے سمجھا کہ میری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ وہ روتی ہوئی حضورؑ کے پاس گئی۔ آپؑ فوراً کام چھوڑ کر اور وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا۔ تم جاؤ مَیں دُعا کرتا ہوں۔ حضورؑ ابھی نماز ہی میں تھے۔ کہ میری حالت درست ہونی شروع ہو گئی۔

حضور فرمایا کرتے۔ کہ استخارہ بھی نماز کے اندر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب باہر سے آئے ہوئے تھے۔ انکو کسی کام کے لئے لاہور بھیجا۔ اور فرمایا۔ ابھی جو نماز ہوگی۔ (غالباً ظہر یا عصر کا وقت تھا) اس میں استخارہ کر لیں۔ حضورؑ اس امر کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو جب کوئی اہم معاملہ پیش ہو۔ خواہ کوئی امتحان دینا ہو۔ کسی کالج میں داخل ہونا ہو۔ شادی کرنی ہو۔ سفر پر جانا ہو، یا کوئی اور کام ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ پہلے استخارہ کرلے۔ اور احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان کوئی کام بغیر استخارہ کے نہ کرے۔

تعلیم کا سوال پیش ہُوا تو آپؑ نے فرمایا۔ عورتوں اور مردوں دونوں کو دینی تعلیم دینی چاہیئے۔ دینی تعلیم کے بغیر دنیوی تعلیم عورتوں کے لئے تو کیا مردوں کے لئے بھی سخت مضر ہے۔

حضورؑ جب بھی کوئی اہم مضمون لکھتے۔ اس کے لکھنے سے پیشتر ایک دفعہ قرآن شریف ضرور پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور جو باتیں خدا تعالیٰ اس وقت آپؑ کے دل میں ڈال دیتا۔ ان کو سامنے رکھ کر مضمون لکھتے۔ چنانچہ اگر حضورؑ کی کتابوں کو دیکھا جائے۔ تو سارے کا سارا مضمون قرآن شریف کی آیات سے استخراج کیا ہُوا نظر آئیگا +

(مرسلہ نصیرہ نزہت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ

عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر خداتعالیٰ کے پاس بجسد عنصری زندہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ یہ قطعاً درست نہیں۔ کیونکہ خداتعالیٰ صرف آسمان پر نہیں بلکہ ہر جگہ ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ وھو اللّٰہ فی السمٰوٰتِ وفی الارض (انعام ع) یعنی خدا آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔ پس اول تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام خداتعالےٰ کے پاس بیٹھے ہیں۔ دوسرے جب قرآن مجید سے بالتصریح ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ تو ان کی جسمانی زندگی کا دعویٰ کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات جن قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے:-

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِہٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝ (مائدہ رکوع ۱۶)

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کرے گا۔ کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر میری اور میری ماں کی عبادت کیا کرو۔ وہ عرض کریں گے۔ کہ مَیں نے ایسا ہرگز نہیں کہا۔ مَیں تو توحید کا ہی وعظ کرتا رہا اور ان کا نگران تھا جب تک کہ مَیں ان میں رہا۔ لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی تو اس کے بعد تو ہی ان کا نگران رہا۔

اس سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں کی گمراہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد شروع ہوئی ہے۔ اور چونکہ عیسائی اب گمراہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے معلوم ہؤا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو چکے ہیں۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ اس آیت میں توفّی کا جو لفظ آتا ہے۔ اس کے معنے قبض رُوح کے نہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ کیونکہ بعینہٖ اسی قسم کے الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اپنے متعلق استعمال فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن بعض لوگ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ مَیں ان کو دیکھکر کہونگا کہ یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ اسپر مجھے کہا جائیگا کہ تجھے معلوم نہیں۔ تیری وفات کے بعد انہوں نے کیا کیا۔ اسپر آپؐ فرماتے ہیں۔ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ۝ یعنی قیامت کے دن جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی وفات کے بعد کے گمراہ شدہ عیسائیوں سے بیزاری کا اظہار کرینگے اسی طرح میں بھی اپنی وفات کے بعد کے نام کے مسلمانوں سے بیزاری کا اظہار کرونگا۔ اور عرض کرونگا۔ کہ جب تک مَیں زندہ رہا ان کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ پس توفّیتنی کے معنے آسمان پر اٹھائے جانے کے ہرگز نہیں۔

پھر قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی اور موت

زمین پر ہی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۔ (اعراف رکوع ۲) اے بنی آدم تم زمین پر ہی زندگی بسر کرو گے۔ اور زمین پر ہی مرو گے۔ اور زمین سے ہی اٹھائے جاؤ گے۔ یہ کہیں ذکر نہیں کہ جسمانی حیات زمین کے باہر بھی ممکن ہے۔

اسی طرح قرآن میں آتا ہے کہ تمام معبودانِ باطلہ مر چکے ہیں۔ اور یہ ایک واضح امر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ پس لامحالہ وہ بھی وفات پا چکے ہیں۔ غرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآنی آیات سے بالصراحت ثابت ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان من حیث القوم ابھی تک حیات مسیح کے ہی قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔

(سعیدہ خانم فرحت درجہ اولیٰ)

حِلم اور بُردباری

کوئی شخص ہمارے متعلق سخت کلمات اپنی زبان پر لائے جو نفس کو اشتعال دلانے والے ہوں۔ تو ظاہر ہے کہ اگر ہماری طبیعت میں سختی کا مادہ ہوگا۔ تو اس کو ویسے ہی سخت لفظوں میں ہم جواب دیں گے۔ اور اگر ہم نرم طبیعت کے مالک ہوں گے تو غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہی وہ بات جس کو حلم کہا جاتا ہے۔ جو شخص حلیم ہوتا ہے۔ سب اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر بدمزاج شخص کو ہر شخص نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آپس میں ایسی محبت تھی۔ کہ وہ لڑائی جھگڑے سے بہت نفرت کرتے۔ اور معمولی باتوں کے پیچھے پڑ کر جو اکثر خطرناک فساد پیدا کر دینے کا موجب بن جاتی ہیں۔ قومی وحدت کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ اگر کسی کی طرف سے کوئی ناگوار بات پیدا بھی ہو جاتی، تو تحمل اور بردباری سے کام لیتے۔ مثال کے طور پر بعض صحابہ کرام کے چند واقعات آپکو سناتی ہوں۔ حضرت قیسؓ بن ثابت اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ انکے لڑکے کو ان کے بھتیجے نے قتل کر دیا۔ لوگ مقتول کی لاش اور قاتل کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لے آئے۔ ہر شخص غور کر سکتا ہے کہ نوجوان فرزند کی لاش سامنے پڑی ہوئی ہو۔ تو انسان کے دل کی کیا کیفیت ہو سکتی ہے۔ اور وہ کس طرح قاتل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتا ہے۔ مگر حضرت قیسؓ نے ہر قسم کی طاقت اور سامان رکھنے کے باوجود کوئی سخت کارروائی نہیں کی۔ صرف اپنے بھتیجے کو بزرگانہ طریق سے نصیحت کی۔ اور اسکی اس کارروائی کی شناعت اسپر واضح کرتے ہوئے کہا۔ کہ دیکھو تم نے کتنا برا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور گنہگار ہوئے۔ اس کے علاوہ اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر کے قطع رحمی کی۔ اور اپنے خاندان کی طاقت کی کمزوری کا موجب ہوئے۔ اس کے بعد آپؓ نے اپنے دوسرے لڑکے سے کہا۔ کہ اس کی مشکیں کھول دو۔ اور اپنے بھائی کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔

حضرت عروہ بن مسعودؓ کو بعض لوگوں نے زخمی کر دیا تھا۔ اور وہ نزع کی حالت میں تھے۔ کہ ان کے قبیلے کے بعض لوگ انکا بدلہ لینے کی تیاریاں کرنے لگے۔ انہوں نے یہ دیکھکر کہ مسلمانوں میں جنگ شروع ہو جائے گی۔ اپنے قبیلے کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ میں نے اپنا خون معاف کر دیا ہے۔ میرے بارہ میں کوئی جنگ نہ کی جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان صلح رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردان برسر منبر حضرت علیؓ کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ حضرت امام حسنؓ اُس کی باتوں کو اپنے کانوں سے سُنتے اور خاموش رہتے۔ ایک مرتبہ اس نے کسی شخص کے ذریعہ آپ کو نہایت بیہودہ باتیں کہلا کر بھیجیں۔ آپ نے سنیں۔ تو فرمایا۔ اسے کہہ دینا۔ خدا کی قسم مَیں گالی کا جواب گالی سے دے کر اسپر سے دشنام دہی کا داغ نہیں مٹاؤں گا۔ آخر ہم نے احکم الحاکمین کے حضور جانا ہے۔ اور وہی منتقم حقیقی جھوٹ کا بدلہ لے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ عادت بھی تھی کہ اگر ان کو اپنے کسی بھائی سے کسی قسم کی تکلیف یا دکھ پہنچتا۔ تو وہ تحمل سے یہی کہتے۔ کہ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ۔ یعنی اللہ تعالےٰ تم کو معاف کرے۔

ان واقعات پر اگر اس نقطۂ نگاہ سے غور کیا جائے کہ وہی عرب جو ایک کتیا کے بچوں کی موت پر جھگڑتے۔ اور برسوں تک لڑائی جاری رکھتے تھے۔ اُن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے یہ تغیر عظیم پیدا ہوا۔ تو بے اختیار آپ پر درود بھیجنے کو جی چاہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ ہم صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اور تحمل اور بردباری کو اپنا شیوہ بنائیں ؛

(مسعودہ اختر تنویر قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ (مینیجر)

اطاعتِ والدین

ماں باپ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں۔ جو محبت انکو اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔ کسی دوسرے کو کب ہو سکتی ہے۔ خود رنج و تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مگر اولاد کو آسائش سے رکھتے ہیں۔ اولاد کی دیکھ بھال ان کا ہر وقت کا شغل ہے۔ ہر قسم کے مصائب برداشت کر کے اس کو لکھاتے پڑھاتے اور راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس سعادتمند اولاد کا فرض ہے کہ ان کی صلاح و مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرے والدین کا احسان کبھی ادا نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً ان کا جو دن رات اٹھتے بیٹھتے احمدیت کی تعلیم دینے میں کوشاں رہتے ہوں پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ان کا ادب کریں۔ اور جہانتک ہو سکے ان کا حکم ماننے کے لئے تیار رہیں۔ اسلام جو دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ محکم ہے۔ اور جس نے ہر ایک بات کو واضح کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

پس ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنا ہر لمحہ ان کی خدمت میں صرف کر دیں۔ اور کوئی بات انکے منشاء کے خلاف نہ کیا کریں ؛

(انجمن آراء بنت شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

اعانتِ مصباح

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اسسٹنٹ سرجن کینال ڈسپنسری علی وال نے اپنے لڑکے عزیز محمد افضل کی انٹرنس کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں مبلغ دو روپے مصباح کے اعانت فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ دوسری بہنوں کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کرنی چاہیئے ؛ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظامِ خانہ داری

عورت کے دنیاوی فرائض میں سے انتظام خانہ داری ایک بڑا فرض ہے۔ اور اس فرض کا تعلق بالخصوص عورت سے ہے۔ بیشک گھر اور گھر کے کاروبار کا بڑا حاکم مرد ہے۔ اور خانہ داری کی مہمات اسی کی تجویز اور منظوری پر موقوف ہیں۔ مگر گھر کا خاص نظم ونسق عورت ہی کے ہاتھ کا محتاج ہے۔ اس کے نکتوں اور باریکیوں تک عورت کا دماغ ہی اچھی طرح پہنچ سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے اپنی حکمت سے جو کام کسی مخلوق کے سپرد کیا ہے۔ اس کام کی خاص قابلیت اس میں رکھدی ہے۔ دیکھو خدا نے انسان کی فطرت میں بول چال اور سوچ کا مادہ رکھدیا ہے۔ اور شروع سے ہی بچہ اپنے ماں باپ کی بولی سیکھنے لگتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اس میں بول چال کا مادہ موجود ہے۔ جو اپنے وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔ غرض خدا نے مُردوں کو کماکر لانے کی قابلیت دی ہے۔ اور عورتوں کو گھر چلانے کی۔ مُردوں میں جو استعداد ہے وہ عورتوں میں نہیں۔ اور جو عورتوں میں استعداد ہے وہ مُردوں میں نہیں۔ خدا نے اپنی قدرت سے مرد اور عورت دونوں کے سپرد علیحدہ علیحدہ کام مقرر کر دئے ہیں۔ مرد کو معاش اور روزگار کا ذمہ وار بنایا ہے اور عورت کو خانہ داری کا منتظم ٹھیرایا ہے۔

جس طرح معاش کی کوئی صورت نہ ہونے سے انسان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گھر کی ابتری سے گھر والوں کی حالت ابتر رہتی ہے۔ مرد اگر ہزاروں روپے بھی کما لائے۔ جب گھر کی حالت خراب ہے۔ تو اس دولت کی حقیقت ایک کوڑی کے برابر بھی نہیں۔ کمائی کا سمندر ویران کھنڈر میں جذب ہوتا جائے گا۔ اور ضرورت کے وقت کچھ بھی میسّر نہ ہوگا لیکن اگر گھر میں سلیقہ اور حسنِ انتظام ہے۔ مال و اسباب حفاظت سے رکھا جاتا ہے۔ ہر امر میں اندازے اور دستور کی رعایت ہوتی ہے ہر بات میں موقع اور مناسبت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ تو اس گھر کی حالت خواہ کیسی ہی غریبانہ ہو۔ حیثیت خواہ کتنی ہی چھوٹی ہو۔ اس کے رہنے والوں کو خدا کی طرف سے ایک خاص اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ وہ گھر ایک عالیشان حویلی نہ سہی جھونپڑی ہی سہی۔ مگر وہ بڑا مبارک جھونپڑا ہے۔ جس میں فرائض انسانی پورے ہو رہے ہیں۔ ایک دفعہ کسی دولتمند شخص کی اپنی بیوی سے اس بات پر بحث ہوئی۔ کہ ہم دونوں میں سے کس کا کام اہم ہے۔ میاں نے کہا۔ جو کام میرا ہے۔ اس کے آگے تمہارے کام کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ یہ گھر جو دولت سے مالامال ہے کس کی بدولت؟ بچے جو ناز و نعمت سے پل رہے ہیں۔ کس کے طفیل سے؟ لوگوں میں جو ہماری قدر و منزلت ہے کس کے بل پر؟ بیوی نے کہا۔ یہ سب کچھ سچ ہے۔ لیکن اگر گھر میں ایک منتظمہ بی بی نہ ہو۔ تو تم ہزاروں چھوڑ لاکھوں کما لاؤ۔ نہ گھر میں دولت نظر آئے نہ بچے مہذب بن کر پیار کے لائق بنیں اور نہ لوگوں میں گھر والوں کی یہ قدر و منزلت ہو۔ میاں نے کہا۔ اس کا ثبوت کیا؟ بیوی نے کہا اس ہفتہ کے اندر اندر اس کا ثبوت تم کو مل جائیگا۔ اتفاق سے دوسرے ہی روز اس شخص کے گھر چند معزز مہمان آگئے۔ گھر میں اطلاع دی گئی۔ جب کھانا کھانے کا وقت آیا۔ بیوی نے اپنے ایک بچے کی زبانی کہلا بھیجا دلیا پک کر تیار ہے۔ آپ آئیں اور مہمانوں کے لئے لے جائیں اور ہمیں کھانے کے لئے دے جائیں۔ بچے نے جس طرح سُنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح پیغام مہمانوں کے سامنے اپنے باپ کو پہنچادیا۔ وہ سنتے ہی مارے غصے کے لال ہوگیا۔ اور اندر دوڑ آگیا۔ اوھر مہمانوں میں سرگوشیاں ہونے لگیں۔ کہ واہ یہ بھی امارت ہے۔ مہمانوں کیلئے دلیا پک رہا ہے۔ ایسی منحوس امارت سے غریبی اچھی اور بیوی بھی اچھی منتظم ہوگی۔ کہ کھانا دینے تک کا بھی شعور نہیں رکھتی۔ اور میاں کو بلا بھیجا ہے۔ پھر بچے بھی کیا ناتراشیدہ ہیں کہ اب تک اتنی عقل نہ آئی۔ کہ مہمانوں کے سامنے ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ میاں نے اندر جاکر اصلیت دریافت کی۔ تو بیوی کہنے لگی۔ سامان مہمانداری اعلیٰ سے اعلیٰ جیسا چاہیئے حاضر ہے۔ قسم قسم کے کھانے پکے پکائے دھرے ہیں۔ تم جاؤ ابھی خاصہ بھجواتی ہوں۔ رہا وہ پیغام سو میں نے کل والے دعویٰ کا ثبوت پیش کیا ہے۔ بتاؤ اگر بالفرض گھر میں ایسا ہی ناقص انتظام ہو۔ تو آپ کی کمائی نے کیا نیک نامی بخشی اور اولاد کس طرح مہذب بن سکتی ہے۔ میاں یہ سنکر مسکراتا ہؤا مہمانوں کے پاس آیا اور کھانے سے فارغ ہوکر اس بحث کی ساری روئداد انکے سامنے پیش کی۔ اور ان سے فیصلہ چاہا۔ مہمانوں نے بالاتفاق کہا۔ بیشک آپکا دعویٰ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر آپ کی گھر والی کا خیال بھی غلط نہیں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ میاں کی کمائی کا ہی سارا ظہور ہے۔ مگر جس قدر عزت اور آسائش کمائی کے طفیل ہوتی ہے۔ اس کا مدار گھر کے حسن انتظام پر ہے۔ کسب اور کمائی اگر آسائش کے چہرے کی آنکھ ہے۔ تو حسن انتظام اس آنکھ کا نور ہے۔ آنکھ ہی نہ ہو۔ تو آسائش کیسی۔ اور جو نور نہیں، تو آنکھ کس کام کی۔

گھر کا معمولی انتظام جس قدر اچھا ہو۔ اسی قدر اس گھر کے رہنے والوں کو زندگی کی برکتیں زیادہ حاصل ہونگی۔ ایسا گھر رہنے والوں کے لئے دنیا میں ایک بہشت ہے۔ اور اس کے فائدے بہشتی نعمتیں ہیں۔ اور وہ کونسا ہاتھ ہے۔ جو گھر میں ان تمام برکتوں کا بیج بو سکتا ہے۔ وہ گھر والی کا ہاتھ ہے جو گھر کی سب سے بڑی ناظمہ اور مدبرہ ہوتی ہے۔ اور جس کے اختیار میں گھر کے سارے کاروبار ہوتے ہیں۔

گھر کا بننا یا بگڑنا اس کی لیاقت یا بے لیاقتی پر موقوف ہے گھر والوں کا آرام اور تکلیف اس کی تدبیر پر منحصر ہے۔ جو نیک بی بی اپنے اس فرض کو اپنی پوری قابلیت اور محنت سے ادا کرتی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے حق میں دنیا کی ساری نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

(سعادت فردوس بیگم بنت صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب)

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر۔

سول ایجنٹ برائے قادیان سلطان برادرس احمدی جنرل مرچنٹ

آم کی چٹنی اور مربّہ

آم کا پھل ایک ایسی نعمت ہے جس کو ادنےٰ اور اعلےٰ دونوں طبقوں میں نہایت پسند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہی ایک پھل ہے۔ جو اپنے پھُول سے لیکر گٹھلی تک کھانوں کو لذیذ بنانے میں صرف ہوتا ہے۔ آپ حیران ہوں گی۔ کہ کس طرح؟ سو میں آپ سے عرض کرتی ہوں کہ سب سے پہلے تو اس کے پھُول کی چٹنی بنائی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد پھل کے پکنے تک اس سے آم چُورن۔ آم پاپڑ۔ آم رس۔ چٹنی۔ اچار۔ مربّہ۔ شربت اور کئی چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن مَیں اپنی مصباحی بہنوں کے لئے اس کے استعمال کے صرف دو طریق تحریر کرتی ہوں۔ اب چونکہ آم کا موسم شروع ہے۔ اس لئے امید ہے۔ بہنیں مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق عمل کر کے کامیاب نتیجہ حاصل کریں گی۔

آم کی چٹنی

جو آم پکنے کے قریب ہوں۔ مگر اچھے سخت ہوں۔ انہیں لے کر اچھی طرح دھو لو۔ اور چاقو سے ان کا چھلکا اتار کر کدوکش جس کو مولی کنڈا بھی کہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ باریک کتر لو۔ ایسے ایک سیر باریک ٹکڑوں کے لئے کھانڈ ایک سیر۔ نمک ایک چھٹانک۔ تمام مصالحے نصف چھٹانک (کالی مرچ الائچی۔ زیرہ۔ دار چینی۔ ہموزن) پیاز (کاٹ کر) ایک پاؤ۔ سُرخ مرچ ½ تا ¼ چھٹانک (اپنی خواہش کے مطابق) لہسن۔ نصف چھٹانک۔ سرکہ۔ ایک پاؤ لے لو۔ اب کھانڈ اور نمک اکٹھے تیار شدہ ٹکڑوں میں ڈال کر خوب ہلاؤ۔ اور نصف گھنٹہ تک رکھ دو۔ اس دَوران میں اس میں سے پانی کھانڈ اور نمک کو حل کرنے کے لئے نکل آئیگا۔ اسکے بعد اس کو دھیمی آگ پر رکھ دو اور تمام مصالحے پیاز، لہسن اور سُرخ مرچ ایک باریک ململ کے کپڑے میں ڈھیلی سی پوٹلی بنا کر دیگچی میں ڈالدو۔ اور ان سب چیزوں کو دھیمی آنچ پر پکنے دو۔ یہانتک کہ زائد پانی اڑ جائے۔ اور آم کے ٹکڑے کافی گاڑھی شکل اختیار کر لیں۔ اب اسمیں سرکہ ڈالدیں۔ اور اس وقت تک پکائیں۔ جب تک کہ سرکہ خشک نہ ہو جائے۔ پھر مصالح والی پوٹلی نکال لیں۔ اور چٹنی کو شیشے یا مٹی کے روغنی برتن میں ڈال دیں۔

احتیاط۔ یہ چیز نہ تو کسی دھات کے برتن میں رکھی جائے۔ اور نہ ہی اس کے بنانے کے دَوران میں بے قلعی برتن استعمال کیا جائے۔ نیز چھیلے ہوُئے آموں کو نمکین پانی میں رکھا جائے۔ اگر آم بالکل ہی کچے ہوں۔ تو اس کے ٹکڑوں کو عمل شروع کرنے سے پہلے تھوڑا سا پانی ڈال کر اور پکا کر ذرا نرم کر لیا جائے۔

آم کا مربّہ

(۱) ایسے آم استعمال کرو۔ جو ایک دو رات رکھنے کے بعد کھانے کے قابل ہو جائیں۔ یعنی پکے ہوئے مگر کافی سخت ہوں۔

(۲) آموں کو چھیل کر بڑے بڑے ٹکڑے بنا کر نمکین پانی میں رکھتے جاؤ۔

(۳) ان ٹکڑوں کو پانچ دس منٹ نرم آگ پر پانی میں ابالو۔ تاکہ کچھ نرم ہو جائیں۔

(۴) اتار کر ٹکڑوں کو ململ کا کپڑا بچھا کر اس پر پھیلا دو۔ تاکہ کچھ ہوا لگ جائے۔ مگر مکھی سے بچاؤ ضروری ہے۔

(۵) کھانڈ آموں کے ہموزن ہو۔ (چھلکا اُتارنے سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو وزن تھا اتنی کھانڈ ہو)

(۲) کھانڈ میں مناسب پانی ڈال کر تاکہ وہ گاڑھا سا شیرہ بن جائے۔ آگ پر رکھدو۔ اور ہلاتے جاؤ۔ یہانتک کہ تمام کھانڈ حل ہو جائے۔ پھر اسے اور پکاؤ۔ یہانتک کہ تار بننا شروع ہو جائے۔ اب اس میں آم کے ٹکڑے ڈال دو۔ اور پانچ دس منٹ اور نرم آگ پر پکاؤ۔ اس کے بعد اُتار کر پانچ چھ دن رکھنے کے بعد استعمال کرنا شروع کرو۔ الائچی۔ میوہ۔ یا اور جو چیز مناسب خیال فرمائیں حسب منشاء پکتے وقت ڈال سکتے ہیں +

(دلشاد اختر بنت قاضی کریم اللہ خان صاحب فیض اللہ چک)

لذیذ مرکبات

میٹھے کدو کا حلوا

سامان۔ ایک سیر میٹھا کدو۔ تین پاؤ کھانڈ۔ ایک پاؤ گھی۔ الائچی خورد۔ کشمش۔ بادام۔ ناریل حسب ضرورت۔

ترکیب:۔ پہلے کدو کو باریک باریک کاٹ لیں۔ اور دیگچی میں تھوڑے سے پانی میں کدو ڈال کر ابال لیں۔ جب اچھی طرح گل جائے تو اتار لیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ زیادہ نہ گل جائے۔ پھر گھی کو دیگچی میں ڈالکر الائچی خورد اچھی طرح سرخ کر لیں اور ابلا ہوا کدو نچوڑ کر گھی میں ڈالدیں تھوڑی دیر پکنے پر کھانڈ ڈال دیں۔ اور اچھی طرح ہلائیں۔ مگر یہ خیال رہے کہ آگ تیز نہ ہو۔ پانی خشک ہونے پر کشمش۔ بادام ناریل ڈال دیں۔ جب اچھی طرح بھونا جائے تو اُتار لیں۔

گاجر کا حلوا

سامان:۔ گاجر ایک سیر۔ دودھ خالص دو سیر۔ شکر ڈیڑھ سیر۔ کھویا پاؤ بھر۔ گھی آدھ سیر۔ مغز بادام پاؤ۔ ناریل ادھ پاؤ۔ پستہ ایک چھٹانک۔ اخروٹ پانچ تولہ۔ کشمش پانچ تولہ۔ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ۔ زعفران تین ماشہ۔

ترکیب:۔ اول گاجروں کو چھیل کر اندرونی سخت حصہ نکال کر کدوکش کر لیں۔ اور دودھ میں ابال لیں۔ پھر گھی میں الائچیاں ڈال کر سُرخ کر لیں۔ اور گاجروں کو معہ کھویا بھونیں اور شکر ملا کر دوبارہ بھونیں۔ پھر میوے باریک تراش کر اس میں ڈال دیں۔ اور زعفران دو تولہ کیوڑہ میں حل کر کے ملا دیں۔

شکر قندی کی فرنی

سامان:۔ شکر قندی آدھ سیر۔ کھانڈ بارہ چھٹانک۔ گائے کا خالص دودھ ڈیڑھ سیر۔ ناریل۔ بادام۔ پستہ۔ چاندی کے ورق حسب ضرورت۔

ترکیب:۔ پہلے شکر قندی کو اُبال کر سل پر باریک پیس لیں اور اس کے سخت ریشے نکال دیں۔ پھر دودھ کو ابال کر اسمیں پسی ہوئی شکر قندی ڈال دیں۔ اور دیگچی کو انگیٹھی سے اُتارنے سے پہلے اس میں سب میووں کو باریک کتر کر ڈال دیں۔ اور اتارتے وقت اس میں کیوڑہ ڈال دیں۔ یہ فرنی بہت لذیذ ہوگی +

ٹماٹر کی چٹنی

سامان:۔ ٹماٹر چند عدد۔ پیاز لہسن۔ سُرخ مرچ۔ تمام چیزیں تھوڑی تھوڑی۔

ترکیب:۔ پیاز تراش کر رکھ لیں اور ٹماٹر دھو کر ٹکڑے ٹکڑے کر لیں۔ دیگچی میں ایک چمچہ گھی ڈال کر اس میں تراشی ہوئی پیاز ڈال کر تل لیں۔ جب سرخی آ جائے۔ تو تمام مصالحہ اور ٹماٹر ڈال کر اچھی طرح بھون کر تھوڑا سا پانی ڈال کر منہ بند کر دیں۔ جب پانی اچھی طرح سوکھ جائے تو نوش فرمائیں + (خاکسار امۃ اللطیف دینیات درجہ ثانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

دانتوں کی صفائی

میرے والد خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے حال میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علموں کا ششماہی طبی معائنہ کیا ہے۔ دیگر معمولی امراض و نقائص کے علاوہ دو مرض ان طالب علموں میں بالخصوص حصۂ پرائمری کے بچوں میں زیادہ نظر آئے۔ (۱) کنکرے۔ (۲) دانتوں کا خراب ہونا۔ ان میں سے آج مَیں مرض نمبر ۲ یعنی دانتوں کے خراب ہونے پر بحث کرتی ہوں۔

بچوں کے دانتوں کے خراب ہونے کی تمام ذمہ واری والدین پر پڑتی ہے۔ کیونکہ اس عمر میں بچے کو اپنی بھلائی اور برائی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے دانتوں کے خراب ہونے کا باعث محض والدین کی غفلت ہے۔

بچوں کی خوراک کا ایک بہت بڑا حصہ سٹارچ (نشاستہ) اور شکر (مٹھائی) ہوتا ہے۔ لعابِ دہن (تھوک) اس سٹارچ کو ایک طرح کی شکر میں تبدیل کر دیتا ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا۔ کہ جب آپ روٹی کا ٹکڑا یا چاولوں کا نوالہ کچھ دیر چباتے رہیں۔ تو ذائقہ میں مٹھاس معلوم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہی سٹارچ کا شکر میں تبدیل ہو جانا ہے۔

اب اگر سٹارچ یا شکر دانتوں کے درمیان رہ جائے۔ اور صاف نہ کی جائے۔ تو اس میں ایک طرح کا خمیر پیدا

طب یونانی اور ڈاکٹری کا مکمل مجموعہ

ہوم ڈاکٹر یعنی گھر کا حکیم

اس میں ہر مرض کا ڈاکٹری اور یونانی علاج اپنے اپنے موقع پر لغت کی ترتیب سے درج ہے۔ اور ڈاکٹری کی اپ ٹو ڈیٹ معلومات نئے نظریات اور تشخیص و علاج کے نئے طریقوں سے بھرپور ہے۔ صحت تلفظ کے لئے مرضوں کے اردو طبی۔ ویدک اور ڈاکٹری نام اعراب لگا کر لکھے گئے ہیں۔ آخر میں مجرب نسخہ جات ڈاکٹری خوبصورت انگریزی ٹائپ میں چھپوا دئے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں بچوں کے متعلق ضروری معلومات، زہر ہیں اور ان کے تریاق۔ زہریلے جانوروں کا کاٹنا۔ غذاؤں میں حیاتین کی مقدار قارورہ کا کیمیاوی امتحان۔ جونکیں لگانا۔ ٹیکہ کرنا۔ انیما (حقنہ) کرنا۔ پچکاری اور ڈوش۔ کیتھیٹر۔ خشک گلاس وغیرہ ڈاکٹری آلات کا استعمال بلڈ پریشر معلوم کرنے کے جو ضمیمے لگا دیئے گئے ہیں۔ وہ اطباء کے لئے نہایت کارآمد اور ضروری ہیں۔ غرض کہ یہ کتاب میڈیکل ڈکشنری یا طبی انسائیکلو پیڈیا یا باتلفظ مخزن طب قدیم و جدید کہلانے کی مستحق ہے۔ انگریزی یا اردو میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ زبدۃ الحکماء حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور نے اس کتاب کے شروع میں تعارفی نوٹ لکھا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے لحاظ سے ہوم ڈاکٹر طب کے شیدائیوں، ہمدردوں اور دلچسپی رکھنے والوں کی خاص توجہ کی مستحق ہے ضخامت تین صد بیس صفحات۔ قیمت بلا جلد ایک روپیہ چودہ آنہ۔ مجلد کاغذی صرف دو روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

کتب خانہ لطف زندگی اندرون موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے۔ جو اس کو الکوحل (یعنی شراب) یا سرکہ کے تیزاب میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اگر آپ ایک تازہ ہڈی کو تیزاب میں ڈال دیں ۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ نرم ہو کر گل جائے گی۔ اسی طرح یہ سرکے کا تیزاب خواہ کتنی ہی خفیف مقدار میں ہو۔ دانت کے انیمل کو گلا دیتا ہے۔ اور اُس جگہ دانت میں ایک چھوٹا سا زخم پیدا کر دیتا ہے۔ جس کو ہم کیڑا لگنا یا کھایا جانا کہتے ہیں۔

اس زخم میں اور نشاستہ یا شکر رہ جانے سے پھر سرکے کا تیزاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دانت زیادہ کھایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور دانت بھی کھائے جاتے ہیں۔

خوراک میں دوسرا بڑا حصہ البیومن کا ہوتا ہے۔ مثلاً گوشت، انڈے، دال، آٹا وغیرہ میں یہ جزو بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر دانتوں کے درمیان یا مسوڑوں میں ان چیزوں کے اجزاء رہ جائیں۔ تو وہ سڑ جاتے ہیں۔ اور لاانتہا جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ جس کو پائیوریا کہتے ہیں۔ یہ بیماری زیادہ تر بڑی عمر میں ہوتی ہے۔ اور اس کے باعث دانت درد کرنے۔ ہلنے اور گرنے لگ جاتے ہیں۔

اگر بچوں کو شروع سے ہی دانت صاف کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور اس عادت کو قائم رکھا جائے تو اُن کے نہ صرف دانت قائم رہیں۔ بلکہ وہ بہت زیادہ خوبصورت نظر آئیں۔ ہاضمہ اچھا ہو۔ بچہ صحتمند اور تندرست رہے۔

دانتوں کو صاف کرنے کے واسطے سب سے اچھی چیز کیکر کی مسواک ہے۔ یہ نہ ہو۔ تو برش اور ٹوتھ پوڈر کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ بعض لوگ ٹوتھ پوڈر کی بجائے کوئلہ کا استعمال کرتے ہیں۔ اس میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ کوئلہ کیکر کا ہو تو اچھا ہے۔ اور نہایت باریک کپڑ چھان کیا ہوا ہو۔ اگر ٹوتھ پوڈر کا استعمال کرنا ہو تو سب سے اچھے ٹوتھ پوڈر کا نسخہ یہ ہے:۔ کافور۔ ایک رتی۔ الائچی نہایت باریک پسی ہوئی دو رتی۔ کریٹا پریپریٹا۔ یعنی صاف کی ہوئی۔ چاک ایک چھٹانک ان کو خوب ملا لیا جائے۔ اور برش کے ساتھ صبح شام استعمال کیا جائے۔ ہفتے میں کم از کم دو دفعہ دانتوں کو سنلائٹ صابون اور برش کے ساتھ صاف کریں۔ علاوہ ازیں ہر دفعہ کھانا کھانے کے بعد منہ اور دانتوں کو کلی کر کے خوب صاف کیا جائے۔

(عزیزہ راشدہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قادیان)

چینی کے برتن صاف کرنا

چینی کے برتن صاف کرنے کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے۔

صابون[1]۔ گرم پانی[2]۔ جھاڑن[3]۔ برش[4]۔ برتن صاف کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے گرم پانی میں صابون حل کر کے برتنوں کو دھو لیں اور صاف جھاڑن سے اچھی طرح خشک کر لیں۔ جھاڑن کی بجائے برش سے بھی صاف کر سکتے ہیں اگر برتن زیادہ میلے ہوں تو سوڈا استعمال کریں اگر برتن پر کسی قسم کا داغ ہو۔ تو مٹی سے صاف کر سکتے ہیں۔ یہ احتیاط رہے کہ سب برتن ایک ساتھ پانی میں نہ ڈالے جائیں کیونکہ ٹوٹ جانیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز ایک چلمچی پانی میں ایک چمچہ سوڈا ڈال سکتے ہیں۔

لکڑی پر سے سیاہی کے داغ دُور کرنا

سامان:۔ لیموں۔ نمک۔ چونا۔

طریق:۔ پہلے داغوں پر نمک چھڑک لیں۔ پھر اوپر سے لیموں ملیں۔ ملنے کے بعد سفید چونے کا پانی ڈال کر دھو ڈالیں داغ اُتر جائیں گے۔

کپڑے پر سے ٹنکچر آیوڈین کے داغ دُور کرنا

کسی قسم کے کپڑے پر اگر ٹنکچر آیوڈین لگ جائے تو "آٹے سے خوب مل مل کر دھوئیں کپڑے پر سے داغ بالکل صاف ہو جائینگے۔

(سلیمہ بانو مجمہ)

قطراتِ اشک

۱۹، ۲۰ ماہ احسان کی درمیانی شب آندھی کے چند ایک جھونکے آئے۔ اور معاً بعد بارش کے چند ایک قطرے۔ قادیان جیسی سرزمین میں اس قسم کی آندھی اور بارش کوئی غیر معمولی واقع نہیں۔ لیکن اس آندھی میں ایک اضطراب تھا اور اس بارش کے قطروں میں ایک ہیجان۔ اُس شب کا موسم اپنے اندر ایک طوفان کا اثر رکھے ہوئے تھا۔ جس نے ایک حساس طبیعت پر اپنا اثر دکھایا۔ یکایک پسینہ کے ایک قطرہ نے طبیعت میں بے چینی پیدا کی۔ مَیں نے اس بے چینی کو اپنے کسی عزیز کی بیماری کیطرف منسوب کیا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ اس فضا میں میری ایک عزیز ترین ہستی اپنی دائمی گمشدگی کی روح فرسا خبر پہنچائیگی۔ اور ہمیشہ ہمیش کیلئے ہم سب کو مضطرب و بےچین چھوڑ کر ایک غیر فانی گھر میں جا پناہ لیگی

آخری بار مینے سیّدہ امتہ الودود مرحومہ کو دیکھا تو میری آنکھوں نے مجھے دھوکا دیا۔ مینے محسوس کیا کہ میرے کانوں نے جو کچھ سُنا غلط سُنا۔ اپنے آپکو اندوہناک غم سے بچانے کیلئے مینے یہی یقین کیا کہ میری عزیز بہن خواب لے رہی ہے۔ میرے کانوں نے قادیان کے ہر کونے سے یہ غمناک خبر سُنی۔ اور چند روز کے بعد بہشتی مقبرہ کی توسیع شدہ دیوار نے آنکھوں کو بھی اس حسرت آیات موت کا یقین دلا دیا۔ مرحومہ کو مَیں صرف چند ماہ سے جانتی تھی کیونکہ ملاقات کا موقعہ قادیان میں آکر ہی ملا۔ لیکن اس کم عرصہ میں بھی انکی بیش بہا خوبیاں ظاہر ہونے سے نہ رہیں۔ مینے انکو بہت ملنسار پایا۔ وہ ایک بہترین ہمدرد تھیں۔ استقلال کا نمونہ جو انہوں نے اپنے علم حاصل کرنے میں دکھایا۔ بہت کم لوگ دکھا سکتے ہیں۔ اس ناگہانی موت کا غم ایک دن میں ختم ہونیوالا تو ہے نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ مرحومہ کو دامن رحمت میں جگہ دے۔ والدین اور عزیزوں کو صبر عطا فرمائے اور ہر ایک احمدی لڑکی کو مرحومہ جیسی نیک طینت ہستی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(احقر ممتازہ بنت مرزا محمد صادق صاحب)

سیّدہ امتہ الودود بیگم صاحبہ کی وفات پر تعزیت کی قرار دادیں

(۱) ۲۴؍ جون ۱۹۴۰ء کو احمدیہ گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جسمیں سیدہ امتہ الودود بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اور حسب ذیل قرار داد پاس کی گئی:۔

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ حضرت مرزا شریف احمد صاحب و بیگم صاحبہ و حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ و حضرت ام المومنین ظلہا العالی و دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس صدمۂ جانکاہ پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی دُعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے ٭ (سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

(۲) ۲۴؍ جون۔ احمدیہ گرلز سکول میں ممبرات ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جسمیں معصوم بہن سیّدہ امتہ الودود بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات پر نہایت رنج و قلق کا اظہار کیا گیا۔ مرحومہ کی علمی ترقی جماعت احمدیہ کی خواتین کے شاندار مستقبل کا پتہ دیتی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اپنی بیش بہا نعمتوں سے نوازے ٭

(خاکسار امتہ السلام سکرٹری ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

(۳) انجمن احمدیہ و مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور کا ایک غیر معمولی مشترکہ اجلاس منعقدہ ۲۴؍ احسان ۱۳۱۹ ہش بصدارت جناب لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب صاحبزادی امتہ الودود صاحبہ کی ناگہانی اور اچانک وفات پر دلی رنج اور درد کا اظہار کرتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے فضل و رحم کے ساتھ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ کو دامنِ رحمت میں جگہ دے۔ نیز یہ اجلاس حضرت صاحبزادی صاحبہ کے بزرگ والدین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے آپ کو ان کے غم میں شریک پاتا ہے۔

(خاکسار محمد بشیر جنرل سکرٹری)

بزمِ مصباح

(۱)

ہماری بڑی بہن مصباح کی خریدار ناصرہ خاتون صاحبہ کی دونوں خورد سال بچیاں سیدہ نصیرہ خاتون و بشریٰ عمر ۵ و ۳ سال ماہ جون میں ایک ہی ہفتہ کے اندر اندر خسرہ سے رہتک میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ ان کی وفات سے آپا جی کی گود اور ہمارا گھر بالکل خالی اور سنسان ہوگیا ہے۔ مصباحی بہنیں دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری غمزدہ بہن کو صبرِ جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(غمزدہ امینہ و عذرا از رہتک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ ہمارے اُستاد ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل ۲۴ رجون کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

ملک صاحب موصوف بہت نیک، شریف اور مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے ہمیں ۸ مہینے بڑی محنت اور تندہی سے تعلیم دی۔ ہمدردی اور خیر خواہی کا مادہ آپ کی فطرت میں ودیعت کیا ہوا تھا۔ اور حسنِ سلوک آپ کا شیوہ تھا۔ آپ نے ۱۹۲۹ء میں انٹرنس کا امتحان دیا۔ اور کامیاب ہوئے۔ پھر ایف، اے کی تیاری شروع کر دی۔ اور بیماری کی حالت میں ہی امتحان دیا۔ مگر بوجہ پوری تیاری نہ ہونے کے کامیاب نہ ہو سکے۔ ماہ فروری میں آپ پر ٹائیفائڈ کا حملہ ہوا۔ جس نے رفتہ رفتہ دق کی صورت اختیار کر لی۔ چنانچہ تقریباً ساڑھے چار ماہ بیمار رہنے کے بعد آپ وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ملک صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے علم سے جو فائدہ پہنچا ہے اُسے ایک بار آور درخت کی صورت میں بنا کر آپ کی بلندیٔ درجات کا موجب بنائے۔

(خاکسار امۃ اللہ درجہ ثالثہ)

(۳)

گذشتہ پرچہ میں کسی بہن نے دریافت کیا تھا کہ سیاہ کپڑے پر پھول وغیرہ کس طرح ٹریس کیا جاتا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ پھول کو کپڑے پر رکھکر اُوپر سے موٹے بخیئے کی مشین پھیر دیں اور بعد میں کاڑھ لیں۔

(مبارکہ بیگم)

(۴)

۲۸ جون۔ دینیات و ہائی کلاسز میں تقریری مقابلہ ہوا۔ ہر کلاس سے دو دو لڑکیاں شامل تھیں۔ مضمون یہ تھے:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات۔

(۲) احمدی لڑکیوں کے لئے دینی تعلیم کی اہمیت۔

مولوی ظہور حسین صاحب اور استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ جج تھے۔ اس مقابلہ میں نصیرہ نزہت صاحبہ درجہ ثالثہ فسٹ، اور سعیدہ خاتون صاحبہ سپیشل کلاس سیکنڈ رہیں۔

(۵)

میرے ابا جان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ابھی تک بیمار چلے آرہے ہیں۔ بہنیں انکی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ (سیدہ بشریٰ بیگم)

وصیتیں

نمبر ۵۶۱۰ منکہ امۃ الحیٔ زوجہ محمد مستقیم قوم شیخ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اسوقت صرف جائیداد مندرجہ ذیل بصورت منقولہ ہے۔ مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ۔ زیورات مبلغ ایک سو تیس روپے اور جائیداد غیر منقولہ اسوقت تک میرے قبضہ میں کچھ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی باقاعدہ یا عارضی ماہوار صورت آمد ہے۔

میں اپنی کل جائیداد مبلغ -/۴۳۰ روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف مالک ہوگی۔ جسپر میرے وارثان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر میں اس حصہ کو اپنی حیات میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف میں جمع کروا دوں تو بوقت تصفیہ یہ رقم میرے حصہ سے منہا ہوگی۔ اور بقایا حصہ وصیت نیز ۱/۸ جائیداد علاوہ مذکورہ بالا کی بھی صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان شریف مالک ہوگی اگر کوئی ہو۔ اور میری جائیداد متروکہ پر سب سے اول بار میرے حصہ وصیت کا ہوگا۔ میرا مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ لہٰذا میں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ وصیت بالا بحق صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان شریف تحریر کرتی ہوں۔ تاکہ سند رہے۔ رب انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصّٰلحین۔ الامۃ:۔ امۃ الحیٔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد مستقیم خاوند موصیہ وکیل انبالہ شہر۔ گواہ شد:۔ عبدالغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر۔

نمبر ۵۶۱۳ :۔ منکہ امینہ بیگم زوجہ محمد عبدالکریم صاحب مولوی فاضل قوم مغل عمر بیس سال پیدائشی احمدی قادیان۔ مبشر منزل دارالفضل قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲۔ ہجرت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تفصیل زیورات وغیرہ میرا کل مہر -/۵۰۰ روپے ہے۔ جس میں سے دو سو روپیہ بصورت زیور ادا ہو چکا ہے۔ اور تین سو روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میرا کل زیور معہ مہر میں ملے ہوئے زیور کے یہ ہے۔ کانٹے سونا ۲ جوڑی وزنی فی جوڑی ایک تولہ۔ کلپ سونا ایک جوڑی وزنی ایک تولہ۔ چوڑی سونا وزنی اڑھائی تولہ۔ بُندے سونا وزن ایک تولہ۔ انگوٹھی دو عدد سونا آٹھ ماشہ۔ نکلس موتی جسمیں نصف تولہ سونا ہے۔ پازیب چاندی بیس تولہ۔ قریباً سونا کے زیورات میں سے بعض خالص سونا کے ہیں اور بعض ناقص سونا کے۔ تمام زیورات کی قیمت خرید دو سو بیاسی روپے۔ اور بقیہ مہر مبلغ تین صد روپیہ ملا کر کل میزان پانچ سو بیاسی روپے بنتی ہے۔

الامۃ:۔ امینہ بیگم زوجہ محمد عبدالکریم پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مولوی فاضل۔ گواہ شد:۔ محمد عبدالکریم۔ گواہ شد:۔ محمد احمد پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم۔

نمبر ۵۶۲۱ :۔ منکہ سائرہ بیگم زوجہ حکیم محمد صدیق قوم آرائیں عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ہجرت حسب ذیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتی ہوں :-

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ صرف میرا حق مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور وہ مبلغ دوصد روپیہ صرف ہے۔ اس میں سے میں نے ابھی تک کچھ وصول نہیں کیا۔ اس کے علاوہ نہ کوئی میری جائیداد ہے، نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے۔ اس حق مہر کی رقم مبلغ ماار روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری زندگی میں اگر میری کوئی اور جائیداد بنی تو میں اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی ادائیگی کی کوشش کروں گی۔ لیکن اگر قبل از ادائیگی میری وفات ہو جائے۔ تو پھر ان تمام رقوم کی ادائیگی کی ذمہ واری جو حصہ وصیت کی رُو سے مجھ پر عائد ہوتی ہیں۔ میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ فی الحال میرے ذمہ مبلغ دوصد روپیہ کے ۱/۹ حصہ کی رقم واجب الاداء ہے۔ جس کو میں جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ اگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے میری حیثیت بڑھا دی تو پھر میں اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی ادائیگی کی کوشش کروں گی ٭ الامۃ :- سائرہ بیگم ٭ گواہ شد :- محمد صدیق خاوند موصیہ گواہ شد :- غلام محمد ٹیچر ہائی سکول شاہدرہ ٭ گواہ شد: الہ دین احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شاہدرہ ٭

نمبر ۵۶۱۷ :- منکہ حمید النساء بیگم بیوہ سید شاہ فیض الدین صاحب مرحوم چشتی القادری عمر پچاس سال ساکن محلہ حسینی علم مسجد یکخانہ حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ارمئی ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

۱- مزرعہ بھو پارم موضع نیتل تعلقہ چنور ضلع آمن آباد ریاست حیدر آباد دکن میں ایک قطعہ اراضی مشتمل بر زرعی و بنجر اراضی واقع ہے۔ جس کا رقبہ اندازاً ۳۸۰ ایکڑ ہے۔ مگر ہنوز ریویژن یعنی بندوبست نہیں ہوا۔ بعد بندوبست صحیح رقبہ مشخص ہوگا۔ اراضی مذکور کا سالانہ سرکاری پن (۳۳ روپیہ) روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اور بوجہ سقامت ہنگام محاصلی تقریباً ۶۰ سالانہ ہے۔ قطعہ اراضی مذکور میرے شوہر مرحوم کا ملکی و مقبوضہ ہے۔ چونکہ میرے شوہر لاولد فوت ہوئے۔ لہذا ان کے انتقال کے بعد سے ابتک میں اور میری بڑی سوکن مسمات جنابہ حبیب النساء بیگم مشترکہ مالکانہ طور پر قابض و متصرف ہیں۔

۲- موضع مذکور میں زرعی و بنجر اراضی کی قیمت عام طور پر اندازاً پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ جس کے لحاظ سے میرے حصہ کے نصف قطعہ (۱۹۰) ایکڑ کی قیمت نوسو پچاس روپیہ عثمانیہ ہوتی ہے۔

۳- موضع مذکور میں ایک خام مکان مسکونہ قیمتی تخمیناً ماللعہ روپے کا ہے جسمیں نصف مالعہ کا میرا ہے۔

۴- موضع مذکور میں دو راس گاؤ قیمتی للعہ اور دو راس بھینس قیمتی للعہ میرے ذاتی ہیں۔ جملہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت الماللعہ روپیہ عثمانیہ ہوئی۔ جس کا دسواں حصہ مبلغ مالعہ عثمانیہ اپنی زندگی میں ادا کر رہی ہوں۔ ماسوا جائیداد متذکرہ بالا کے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کے متعلق بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری گذر بسر صرف مقطعہ مذکور کی آمدنی پر ہے۔ جس کی سالانہ اور بوجہ سقامت ہنگام بعد وضع اخراجات زرعی میرے حصہ کی للعہ عثمانیہ سالانہ ہوتی ہے۔ لہذا میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اپنی زندگی تک سالانہ للعہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہونگی ٭ الامۃ :- نشان انگوٹھا موصیہ ٭ گواہ شد :- مرزا دلاور بیگ ٭ گواہ شد :- خورشید بی مادر موصیہ ٭ گواہ شد :- حبیب النساء سوک ٭ گواہ شد :- وحید النساء ٭ گواہ شد :- سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۶۲۶: منکہ حمیدہ بیگم زوجہ وزیر خان قوم راجپوت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲۸ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ صرف مبلغ چارصد روپیہ خاوند سے مہر وغیرہ قابل وصول ہے۔ اسکے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کیوقت میری جائیداد اسکے سوا اگر اور بھی ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا کردیجائے گی۔

الامۃ:- حمیدہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد:- وزیر خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد: صوفی نبی بخش والد موصیہ۔ گواہ شد:- زوجہ مولوی سردار شاہ صاحب

نمبر ۵۶۲۳: منکہ حشمت بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمن صاحب قوم ارائیں عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن اوجلہ ڈاکخانہ گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴۰ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

(۱) مہر مبلغ یکصد روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الاداء ہے۔

(۲) دو جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۳ تولے قیمت تقریباً یکصد بیس روپے۔

(۳) دو انگوٹھیاں طلائی وزنی آٹھ ماشہ قیمت تقریباً تیس روپے۔

(۴) زیورات نقرئی وزنی تقریباً ساٹھ تولہ قیمت تخمیناً پچیس روپے۔

کل -/۲۷۵ - مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حصہ وصیت عنقریب داخل خزانہ انجمن کرنے کی کوشش کرونگی۔ باقی کمی بیشی کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کرونگی + الامۃ: حشمت بیگم بقلم خود + گواہ شد: عبدالرحمن خاوند موصیہ

گواہ شد:- عبدالغنی سکرٹری انجمن احمدیہ اوجلہ بقلم خود +

نمبر ۵۶۲۷: منکہ امۃ الکریم زوجہ صوفی خدا بخش صاحب عبد قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن زیرہ حال دہلی گیٹ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ھ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری ملکیت وقبضہ میں کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری کل جائیداد اسوقت بتفصیل ذیل ہے:-

بقایا حق مہر قابل وصول -/۳۴۰ } کل -/۳۶۰
علاوہ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰

زیورات طلائی	نکلس	چوڑیاں	کلپ	انگوٹھی
	۱ تولہ ۸ ماشہ	۱ تولہ ۱۱ ماشہ	۶ ماشہ	۳ ماشہ

کانٹے ۸ ماشے کل سونا ۵ تولے۔ علاوہ ازیں میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔

میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ -/۳۶ اور ۱/۲ تولہ سونا کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہذا ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ ادا کردوں تو وہ کل حصہ سے منہا کر دیا جائے گا +

الامۃ:- امۃ الکریم بقلم خود + گواہ شد:- خدا بخش عبد خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- ماسٹر رحیم بخش حال دہلی گیٹ لاہور +

نمبر ۵۶۳۱: منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب قوم جٹ چٹھہ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۳۱۹ ۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اسوقت جائیداد مبلغ -/۲۶۴۴ روپیہ بتفصیل ذیل ہے

(۱) مبلغ دو ہزار روپیہ مہر جو اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ اور اب یہ رقم بصورت قرضہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔

(۲) زیور قیمتی اندازاً -/۶۴۴ روپیہ (بتفصیل (۱) کنٹھہ طلائی وزنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴ تولہ قیمتی -/۱۴۰ روپیہ (۲) بگنتیاں طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی -/۱۴۰ روپیہ (۳) نفیسیاں طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی -/۱۴۰ روپیہ (۴) انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ قیمتی -/۳۵ روپیہ (۵) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۳۵ روپیہ)

(۳) میرا ذاتی گھر کا سامان بصورت برتن وغیرہ اندازاً -/۱۰۰ روپیہ

(۴) نقد روپیہ -/۳۵

مَیں اپنی اس مندرجہ بالا کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ بھی بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے۔ کہ سند رہے۔ المرقوم ۵/۴/۱۹

الامۃ:- سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا ٭ گواہ شد:- چوہدری ہدایت اللہ خاوند موصیہ ٭ گواہ شد:- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال ٭

نمبر ۵۶۳۶:- منکہ سیّدہ بشریٰ بیگم بنت سید محمد اسحٰق صاحب قوم سیّد عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ سوائے پانصد روپیہ کی جاگیر واقعہ صوبہ بہار کے حصہ کے جو میرے والد صاحب نے مجھے ہبہ کردیا ہے۔ مَیں اسکے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری جسقدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوئی تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ٭ الامۃ:- سیّدہ بشریٰ بیگم موصیہ

گواہ شد:- سید محمد اسحٰق والد موصیہ ٭ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل بقلم خود ٭

نمبر ۵۶۷۵:- منکہ عائشہ بی بی زوجہ مستری محمد حسین صاحب قوم کھوکھر عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن قادیان حال نیروبی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:-

(۱) ایک احاطہ واقعہ محلہ احمد پورہ گوجرانوالہ شہر میں قیمتی -/۸۵۰ روپے جو میرے خاوند نے مجھے مہر میں ادا کیا ہے۔

(۲) زیور طلائی و نقرئی میں سے میرے پاس صرف طلائی ہے نقرئی نہیں۔ طلائی زیور نو تولہ کے قریب ہے۔ جس کی اندازاً قیمت تین سو روپیہ ہے، اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مَیں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور بوقت وفات جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، اور اگر حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم داخل کروں۔ تو حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط والسلام

الامۃ:- عائشہ بی بی بقلم خود ٭ گواہ شد:- محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد:- شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ ٭

نمبر ۵۶۳۳:- منکہ عمر بی بی زوجہ عبدالغنی صاحب محاسب انجمن احمدیہ لنگیری قوم شیخ عمر ۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن لنگیری ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/احسان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری موجودہ جائیداد صرف مہر کی رقم ہے جو کہ مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ لہذا مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی ادا کردونگی نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ اور کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو ۴۴

۴۴ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ والسلام ٭ الامۃ:- عمر بی بی نشان انگوٹھا ٭ گواہ شد:- عبدالغنی محاسب انجمن احمدیہ خاوند موصیہ ٭ گواہ شد:- فضل دین ہنگوئی عرف بنگا ضلع جالندھر ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی معمہ کا حل

ماہ مئی کے رسالہ میں جو انعامی معمہ شائع کیا گیا تھا۔ اس کا صحیح حل مندرجہ ذیل دس بہنوں کی طرف سے موصول ہؤا:۔

(۱) محترمہ امۃ الحی صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن۔

(۲) بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر محمد زبیر صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کنگ ایڈورڈ ہفتم سنی ٹوریم۔ بھوالی ضلع نینی تال۔

(۳) امۃ اللہ صلاح الدین صاحبہ معرفت پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم۔ ایل۔ اے فیروزپور شہر۔

(۴) محترمہ جعفرہ خاتون صاحبہ والدہ میاں محمد ناصر صاحب محلہ گندہ نالا متصل گلی بھاٹاں۔ بریلی۔

(۵) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی عبدالحمید خان صاحب کوٹہ۔

(۶) محترمہ خورشید سلطانہ صاحبہ بنت جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل۔ محلہ دارالرحمت قادیان۔

(۷) بیگم صاحبہ قریشی عبداللطیف صاحب سب انسپکٹر معرفت مرزا برکت علی صاحب قادیان۔

(۸) اے۔ کیو۔ شفقت بر مکان مرزا برکت علی صاحب محلہ دارالعلوم قادیان۔

(۹) نصیرہ نزہت صاحبہ دینیات کلاس درجہ ثالثہ۔

(۱۰) صادقہ خاتون صاحبہ معرفت ملک حسن محمد صاحب محلہ دارالفضل ریلوے روڈ قادیان۔

ان میں سے نمبر ۴ و نمبر ۷ و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ کے نام بوجہ بقادار ہونے کے قرعہ میں نہیں ڈالے گئے۔ باقی چھ بہنوں میں سے قرعہ اندازی کے بعد انعام کی مستحق امۃ اللہ صلاح الدین صاحبہ معرفت جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم ایل اے فیروزپور شہر قرار پائی ہیں چنانچہ انعامی کتاب انکی خدمت میں ارسال کر دی گئی ہے۔
(ایڈیٹر)

شکریہ

۱۔ محترمہ ناصرہ نسرین صاحبہ نے اپنے بھائی کی کامیابی کی خوشی میں ایک بہن کے نام ۶ ماہ کے لئے مصباح جاری کرایا ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھائی کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔

۲۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب محمد کرامت اللہ صاحب ایم۔ ایس سی نے اعانت مصباح کے طور پر ایک بہن کے نام سال بھر کے لئے مصباح جاری کروایا ہے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔ انکا بیٹا ناصر احمد بیمار ہے۔ مصباحی بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت کامل عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مجھے کافی عرصہ سے بائیں گھٹنے میں درد کی شکایت ہے کئی قسم کے علاج کئے۔ مگر خاطر خواہ فائدہ نہیں ہؤا۔ بہنوں سے ملتجی ہوں۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مرض سے مجھے کلی نجات دے۔ نیز اگر کسی بہن کو اس درد کے متعلق کسی مجرب نسخہ کا علم ہو۔ تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (مطلوبہ خاتون زہرہ قادیان)

(۲) میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بہنیں ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائی صاحب بھی عرصہ دو ماہ سے بیمار اور سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔
(ایس۔ اے۔ بی بنت صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب بہادر محلہ دار الفضل)

کارآمد باتیں

(۱) جس طرح دریا اپنا پانی نہیں پیتا۔ اور درخت اپنا پھل نہیں کھاتا۔ اسی طرح نیک آدمیوں کی کمائی بھی اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے کام آتی ہے۔ (۲) سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے اچھا ہے۔ (۳) دانا وہ نہیں جو ایک روپیہ کما سکے۔ بلکہ وہ ہے۔ جو ایک روپیہ پس انداز کرے۔ (۴) دوسروں کی غلطیاں بھول جاؤ۔ مگر اپنی ایک بھی نہ بھولو۔ (عزیزہ نذیرہ بیگم انگلش دینیات کلاس سیکنڈ ائیر)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

مصوّرین رجسٹرڈ

یعنی

اکسیر سیلان الرحم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ اُن کی بہت سی شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے مثلاً سیلان الرحم جریان الرحم لیکوریا (یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا) جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف ۲ دو ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔

ہمارا دعوٰے ہے کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو ۲ دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں اور دوشیزگی کی مکمل کیفیت اس دوا سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی کیفیت میں بالکل نیا تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے دوا میں عجیب تاثیر دکھائی ہے۔ زیادہ تعریف مانع اخلاق ہے۔ عقلمند را اشارہ کافی است۔ ایام حمل میں جنین کی محافظ اور خون کو بند کرتی ہے۔

برچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ ۱۵ دن کی دوائی صرف ۲ دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

نوٹ: عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں جو کہ بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ

مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

میں ایک ڈاکٹر کی بیٹی اور

دوسرے ڈاکٹر کی بیوی ہوں

اس وجہ سے میں نے خود بھی ہومیوپیتھک تعلیم حاصل کی ہے۔ ہومیوپیتھک علاج سے پیچیدہ سے پیچیدہ امراض درست ہو جاتے ہیں۔ مستورات اور بچوں کے لئے بے مثل علاج ہے۔ ہسٹریا، اور سیلان الرحم کے لئے مجھ سے مشورہ کریں یا علاج کرائیں۔ میرے پاس خاص خاص مجربات موجود ہیں۔ خط و کتابت سے معلوم کریں۔ لیکن جواب کے لئے ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ فقط

مسنز ڈاکٹر بشیر احمد احمدی طلاق محل کانپور

لیکوریا کیلئے لاجواب ہے

جناب حکیم محمد ضیاء الحق صاحب محلہ چوک آرہ (بہار) سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکے سنتان ساگر کے استعمال سے مریضہ کے قبل از وقت جو درد شدت کا ہوا کرتا تھا وہ کم ہو گیا ہے۔ اور رطوبت بھی قریباً بند ہو گئی ہے۔ عورتوں کے امراض کیلئے واقعی لاجواب دوا ہے۔ ایک ڈبہ سنتان ساگر اور بھیجد یجئے۔

ایسے ہزاروں خطوط بلا طلب آئے ہوئے ہیں کہ کوی رتن راج پنڈت امرناتھ ناگرویئد کا تیار کردہ سنتان ساگر رجسٹرڈ عورتوں کے جملہ امراض کے دُور کرنے کے لئے لاجواب دوا ہے۔

اگر آپ جریان الرحم یا اخراج رطوبت یعنی لیکوریا جیسے خطرناک مرض میں مبتلا ہو۔ ہر وقت سست اور بیمار رہتی ہو۔ ماہواری کی بے قاعدگی۔ کمر اور نلوں کے درد۔ کمزوری اور رحم کی کمزوریوں سے پریشان خاطر ہو گئی ہو تو سنتان ساگر استعمال کراویں جسکو مستورات بڑی خوشی سے کھاتی ہیں اور لطف یہ کہ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ کوئی خاص پرہیز نہیں ہے۔ نہ پوشیدہ امراض میں اپریشن کا ضرورت رہتی ہے۔ قیمت فی بکس پانچروپیہ (صہ) محصولڈاک نو آنے (۹ر)

ملنے کا پتہ: مینیجر سنتان ساگر آیورویدک شفاگھر پوسٹ بکس ۱۰۱ لاہور (بالمقابل ٹانگہ شیڈ لوہاری و انارکلی)

بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔